موصوف کے دو رسالے "القول الجلی فی معرفۃ الولی" اور اقام الحجۃ علی من انکر الجمعۃ بھی شائع ہوئے ہیں۔

حسامی کی شرح "مولوی" پر حاشیہ لکھا جو امیر محمد تاجر پشاور کے ذریعہ شائع ہوا۔ مفتاح کا حاشیہ اور "القول المعین" دونوں آپ کی قلمی یادگار ہیں۔[1]

۶۔ مولانا محمد حسین اسرائیلی ہزاروی | آپ گڑھی حبیب اللہ خان، تحصیل مانسہرہ، ہزارہ میں عبدالستار صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت و وفات کا علم باوجود تحقیق کے آپ کے فرزند سے بھی نہ ہوسکا۔ تکمیل علوم مولانا سید نذیر حسین محدث دہلویؒ سے کی۔[2] فراغت کے بعد قاضی محمد میر عالم صاحب کے ہاں سکندر پور ہری پور ہزارہ میں رہے اور تدریس کرتے رہے۔

تصنیفی خدمات :۔ ۱۔ تحفۃ الباقی : یہ تحشیہ اور شرح ہے اصول حدیث کی کتاب الفیہ عراقی منظوم (عربی) کی جو تصنیف ہے شیخ الاسلام ابوالفضل عبدالرحیم زین العابدین ابن الحسین العراقی المتوفی ۸۰۶ھ کی، جب شارح زیارت بیت اللہ سے مشرف ہوئے تو کسی کے ہاں اس کتاب کا پرانا نسخہ دیکھ لیا جسے ۱۵ دن میں وہیں نقل کرلیا۔ اس کتاب پر مختصر سا حاشیہ بھی تھا، آپ نے دیگر شروح سے استفادہ کرکے اسکی مفصل شرح حاشیہ پر درج کردی اور اس کا نام "تحفۃ الباقی" رکھا جسے خود ہی مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۰۰ھ میں طبع کرایا۔ صفحات ۱۹۲، بڑا سائز

۲۔ اشاعۃ اللمعۃ فی فرضیۃ الجمعہ ۔ صفحات ۲۲، ۔ لاہور ۱۳۰۸ھ مطبع منشی فخرالدین۔

۳۔ ھدایۃ البلید فی ردّ التقلید ۔ صفحات ۴۰، وہی مطبع، وہی سال۔

۴۔ شرح الشرح نخبۃ الفکر (فارسی) مسمیٰ بہ تصحیح النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر
یہ کتاب ۱۳۰۶ھ میں لکھی گئی اور ۱۳۰۸ھ میں مطبع محمدی لاہور سے طبع ہوئی۔ اس کے ۳۹۲ صفحات ہیں۔
آپ کا وصال گڑھی حبیب اللہ خان میں ہوا۔ اور وہیں دفن کئے گئے۔ آپ علمائے اہل حدیث میں سے تھے۔

---

[1] یہ تمام کتابیں آپ کے پوتوں کے پاس کتب خانہ فضلیہ شیر گڑھ ہزارہ میں موجود ہیں۔

[2] فضل حسین مظفرپوری۔ الحیاۃ بعد المماۃ ۔ آگرہ ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء ص ۳۵۹ پر ممتاز تلامذہ میں نام ۲۲۵ عدد کے تحت آیا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ " مؤلف شرح الشرح نخبہ وغیرہ پکھلوی "